سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

یہ سورت بھی مکی ہے اس میں سینتیس ۳۷ آیات اور چار ۴ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۱ — الیہ یرد ۲۵/۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾
اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۭ﴿۳﴾
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَاۗبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾
وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۷﴾
يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾
وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـــًٔا اتَّخَذَهَا
هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾
مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ
مَّا كَسَبُوْا شَيْـــًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾
هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
ع ۱۱/۱۷ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰم ﴿۱﴾ اس کتاب کا اُتارا جانا خدائے غالب (اور)
دانا (کی طرف) سے ہے ﴿۲﴾
بیشک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے
(خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ﴿۳﴾
اور تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو وہ
پھیلاتا ہے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۴﴾
اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور وہ جو
خدا نے آسمان سے (ذریعہ) رزق نازل فرمایا پھر اس سے
زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا اس میں اور ہواؤں
کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۵﴾
یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کیساتھ پڑھ کر سناتے ہیں. تو یہ خدا
اور اُسکی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ﴿۶﴾
ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے ﴿۷﴾
(کہ) خدا کی آیتیں اُسکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن تو لیتا ہے
(مگر) پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں سو ایسے
شخص کو دُکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سُنا دو ﴿۸﴾
اور جب ہماری کچھ آیتیں اُسے معلوم ہوتی ہیں تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے
ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ﴿۹﴾
ان کے سامنے دوزخ ہے. اور جو کام وہ کرتے رہے کچھ بھی انکے
کام نہ آئینگے. اور نہ وہی (کام آئینگے) جن کو انہوں نے خدا کے سوا
معبود بنا رکھا تھا. اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰﴾
یہ ہدایت (کی کتاب) ہے. اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں سے
انکار کرتے ہیں اُن کو سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہوگا ﴿۱۱﴾

SURAH XLV
CROUCHING
Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Ha. Mim.[1]

2. The revelation of the scripture is from Allah, the Mighty, the Wise.

3. Lo! in the heavens and the earth are portents for believers.

4. And in your creation, and all the beasts that He scattereth in the earth, are portents for a folk whose faith is sure.

5. And the difference of night and day and the provision that Allah sendeth down from the sky and thereby quickeneth the earth after her death, and the ordering of the winds, are portents for a people who have sense.

6. These are the portents of Allah which We recite unto thee (Muhammad) with truth. Then in what fact, after Allah and His portents, will they believe?

7. Woe unto each sinful liar!

8. Who heareth the revelations of Allah recited unto him, and then continueth in pride as though he heard them not. Give him tidings of a painful doom.

9. And when he knoweth aught of Our revelations he maketh it a jest. For such there is a shameful doom.

10. Beyond them there is hell, and that which they have earned will naught avail them, nor those whom they have chosen for protecting friends beside Allah. Theirs will be an awful doom.

11. This is guidance. And those who disbelieve the revelations of their Lord, for them there is a painful doom of wrath.

اسرار و معارف

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی جو سب پر غالب ہے اور زبردست حکمتوں والا ہے یہ اسی کی عظمت کی مظہر ہے اور چاہیے تھا کہ اس کو قبول کرتے اور مان جاتے اپنی نجات کا سامان کرتے۔ اس کتاب کی عظمت یہ بھی ہے کہ محض حکماً ہی ماننے کو نہیں کہہ رہی بلکہ دلائل سے حق کو ثابت کرتی ہے ماننے والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں بے شمار دلائل ہیں کہ جیسے جیسے عقل انسانی اور انسانی علوم کوئی حقیقت دریافت کرتی ہے عظمتِ الٰہی واضح ہوتی جاتی ہے بلکہ اہلِ یقین کے لیے خود انسانی تخلیق میں اور حیوانات کی حیات میں کس قدر دلائل ہیں تخلیق کے فطری طریقے صحت و بیماری کے راز غذا اور حیات کا رابطہ اور ایک خلیے کی تعمیر و تخریب بھلا کس قدر دلائل سے بھرپور ہے اگر علم نصیب ہو تو شب و روز کا اختلاف باعتبار اوقات کے بھی اور اثرات کے بھی پھر بارش کا نزول اس کے اثرات اور مردہ زمین میں زندگی کی لہر کا دوڑنا پھر ہواؤں کا اختلاف اور مختلف ہواؤں کے مختلف اثرات اور ہر شے اور ہر اثر کا ٹھیک اپنے اپنے وقت پر اپنا اپنا کام کرنا یہ سب اس خالقِ کُل کی عظمت کے گواہ ہیں اہلِ خرد کے لیے۔ اور آپ ﷺ کی نبوت خود بہت بڑا کرم بھی ہے اور بہت بڑی دلیل بھی کہ آپ ﷺ پر اللہ کا کلام برحق نازل ہو کر سب کی رہنمائی فرما رہا ہے اگر اس سب کے باوجود یہ ایمان نہیں لاتے تو اللہ اور اس کی آیات کے بعد اس سے بڑی کسی بات کا کوئی تصور نہیں کہ پھر اسے یہ مانیں گے بلکہ ہر جھوٹے اور بدکار کے لیے بہت بڑی خرابی ہے کہ اللہ کی آیات اسے سنائی جائیں اور وہ تکبر سے منہ پھیر کر اور سُنی اَن سُنی کر کے چل دے ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے کہ جو لوگ ہماری آیات کو سُن کر انکار کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے لیے ایسے ہی ذلت کے عذاب بھی ہیں اور ان کے اس طرزِ عمل کے پیچھے یا اس کا انجام اور حاصل جہنم ہے جہاں ان کا کچھ کیا دھرا کسی کام نہ آئے گا نہ مال اور نہ ہی اعمال۔ یہ سب اکارت جائے گا اور جن کو اللہ کے سوا اپنا مددگار سمجھ رکھا ہے وہاں وہ بھی کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور انہیں بہت ہی بڑا عذاب ہو گا یہ کتاب سراسر ہدایت ہے اس نے راستہ بتا دیا اب جن لوگوں نے اس کو نہ مانا اور کفر کی راہ اختیار کی اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے بہت بڑا دردناک عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ
فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ
اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ
فَعَلَیْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَ
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾
وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا
بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ
فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا
یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾
اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ
وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ
وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾
هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اُس کے
حکم سے اُس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کے فضل سے
(معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو ﴿۱۲﴾
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو
اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں
اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں ﴿۱۳﴾
مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے کیلئے مقرر ہیں)
توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تاکہ وہ اُن لوگوں کو اُنکے اعمال کا بدلہ دے ﴿۱۴﴾
جو کوئی عمل نیک کریگا تو اپنے لئے اور جو بُرے کام کریگا تو اُنکا
ضرر اسی کو ہو گا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤ گے ﴿۱۵﴾
اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت
بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہلِ عالم پر
فضیلت دی ﴿۱۶﴾
اور اُن کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں۔ تو انہوں نے
جو اختلاف کیا تو علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔
بیشک تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن میں اُن باتوں کا
جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا ﴿۱۷﴾
پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا
تو اسی (رستے) پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں
کے پیچھے نہ چلنا ﴿۱۸﴾
یہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور
ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور
خدا پرہیزگاروں کا دوست ہے ﴿۱۹﴾
یہ قرآن لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین
رکھتے ہیں اُن کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۲۰﴾

12. Allah it is Who hath made the sea of service unto you that the ships may run thereon by His command, and that ye may seek of His bounty, and that haply ye may be thankful;

13. And hath made of service unto you whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth; it is all from Him. Lo! herein verily are portents for people who reflect.

14. Tell those who believe to forgive those who hope not for the days of Allah; in order that He may requite folk what they used to earn.

15. Whoso doth right, it is for his soul, and whoso doth wrong, it is against it. And afterward unto your Lord ye will be brought back.

16. And verily We gave the Children of Israel the Scripture and the Command and the Prophethood, and provided them with good things and favoured them above (all) peoples;

17. And gave them plain commandments. And they differed not until after the knowledge came unto them, through rivalry among themselves. Lo! thy Lord will judge between them on the Day of Resurrection concerning that wherein they used to differ.

18. And now have We set thee (O Muhammad) on a clear road of (Our) commandment; so follow it, and follow not the whims of those who know not.

19. Lo! they can avail thee naught against Allah. And lo! as for the wrong-doers, some of them are friends of others; and Allah is the Friend of those who ward off (evil).

20. This is clear indication for mankind, and a guidance and a mercy for a folk whose faith is sure.

21. Or do those who commit ill-deeds suppose that We shall make them as those who believe and do good works, the same in life and death? Bad is their judgement!	جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کرتے رہے (اور) اُن کی زندگی اور موت یکساں ہوگی۔ یہ جو دعوے کرتے ہیں بُرے ہیں ﴿۲۱﴾	اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۸

اسرار و معارف

اللہ تو وہ کریم ذات ہے سمندروں اور پانیوں کو بھی تمہارے لیے مسخّر کر دیا کہ تم ان میں جہاز رانی کرو سمندری معدنیات اور رزق کے ذرائع تلاش کرو تجارت کے راستے کے طور پر استعمال کرو غرض سمندری اور آبی وسائل بھی تمہاری خدمت میں لگا دیئے ہیں کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو نیز آسمانی اور زمینی ہر شئے کو تمہاری خدمت پہ لگا دیا ہے کہ سورج چاند ہوا یا بادل ستارے ہوں یا سیارے سب کے سب کی توجہ کا مرکز زمین ہے ان کی حرکات و اثرات سے زمین پر تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ سب تبدیلیاں بالآخر بنی آدم کے کام آتی ہیں اگر کوئی ان سب باتوں پہ غور کرے تو سب کی سب عظمتِ الٰہی پر اور اس کے احسانات پہ دلالت کرتی ہیں۔ آپ اہلِ ایمان سے فرما دیجیے

چھوٹے چھوٹے معاملات میں درگذر کی جائے

کہ روزمرّہ کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں نہ الجھیں اور ان لوگوں سے درگذر کریں کہ یہ بدبخت تو اللہ کے معاملات یعنی جزا و سزا پر یقین ہی نہیں رکھتے ان سے اعلیٰ اخلاق کی کیا توقع کی جا سکتی ہے اور عنقریب یہ اپنے اعمال کی سزا پائیں گے اور اصولی بات ہے جو نیک کام کرے گا وہ خود ہی اس کا فائدہ حاصل کرے گا اور جو کوئی برائی کرے خود بھگتے گا کہ سب لوگوں کو لوٹ کر اللہ کی بارگاہ میں ہی حاضر ہونا ہے۔

ہم نے بنی اسرائیل کو بھی کتاب دی حکومت سے نوازا اور نبوت سے سرفراز فرمایا اور انہیں بہترین نعمتیں عطا کیں مادی اور حسی بھی اور معنوی اعتبار سے بھی اور اس دور کے سارے لوگوں پر فضیلت اور بزرگی عطا کی اور دین کے تمام احکام و عقائد دلائل سے واضح کر دیئے مگر انہوں نے سب حقائق کا علم ہونے کے بعد اپنی خواہشات میں مبتلا ہو کر بغاوت کی اور ان کی نفسانیت اور ایک دوسرے سے حسد کی وجہ سے اختلاف میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ کریم یومِ قیامت ان کے اختلافات کا فیصلہ فرما دیں گے کہ اہلِ حق سرفراز ہوں گے اور نفس کے اسیر اپنی سزا پائیں گے پھر

ہم نے آپ کو ایک خاص طریقہ عمل اور احکام کا عطا فرما دیا۔ یہاں علما کا ارشاد ہے کہ اصول یعنی عقاید میں تو سب

احکام میں صرف اسلام پر عمل ہو گا

دین پر متفق ہیں توحید رسالت اور آخرت وغیرہ مگر احکام ہر دین کے اپنے ہیں لوگوں کے مزاج اور زمانہ کی ضرورت نیز حکمتِ الٰہیہ کے مطابق لہٰذا احکام میں اب صرف اسلامی شریعت پر ہی عمل ہو گا لہٰذا آپ احکامِ دین میں اسی پر عمل کیجیے اور ان نادانوں کی خواہشات کی کوئی پرواہ مت کیجیے کہ یہ اللہ کے مقابلے میں کسی کے کیا کام آئیں گے کہ اللہ کے احکام کے مقابل ان کی بات مانی جائے یہ ایک دوسرے کی بات مانتے ہیں کہ ظالم ظالموں کے دوست ہیں کافر کافر ہی کا دوست ہے مگر مومن کا دوست تو اللہ ربُّ العزت ہے اسے تو اس کی بات ماننا چاہیے یہ سب دانش اور بصیرت کی باتیں ہیں اور اہلِ یقین کے لیے رحمت کا سبب اور ہدایت کی راہ ہے ان بے وقوفوں کا خیال ہے کہ بدکار اور کافر ان لوگوں کے برابر رہیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے کہ یہ تو عقلاً بھی لازم ہے کہ بھلائی اور بُرائی اپنے اپنے

جزا و سزا تو عقلاً بھی لازم ہے

انجام کو پہنچیں جبکہ دارِ دنیا تو محض دارِ عمل ہے کتنے نیک اور دیانت دار یہاں تکالیف برداشت کرتے ہیں کتنے چور اور بدکار دولت جمع کر کے عیش کرتے ہیں اگرچہ ان کی دنیا کی زندگی بھی برابر تو نہیں ہوتی کہ نیک کا دل سکون سے لبریز جبکہ بدکار اور کافر کا دل سکون نا آشنا ہوتا ہے موت کی کیفیات بھی الگ الگ اور اس کے بعد عمر بھر کے کردار کا صلہ بھی ضروری ہے ورنہ پھر نیکی کا تصوّر ہی ختم ہو جاتا ہے اور بدی کرنے والے کامیاب ٹھہرتے ہیں جو بات عقلاً بھی درست نہیں یہ ان کی بات کہ موت کے بعد حیات یا بدلہ نہیں ہے نہایت احمقانہ بھی ہے اور بُری بھی کہ انصاف کے خلاف ہے۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۲ تا ۲۶ الیہ یرد $\frac{25}{19}$

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾	اور خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۲﴾	22. And Allah hath created the heavens and the earth with truth, and that every soul may be repaid what it hath earned. And they will not be wronged.
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ	بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے گمراہ ہو رہا ہو تو، خدا نے (بھی) اسکو گمراہ کر دیا اور اُسکے کانوں اور دل پر مُہر لگا دی اور اُسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا	23. Hast thou seen him who maketh his desire his god, and Allah sendeth him astray purposely, and sealeth up his hearing and his heart, and setteth on his sight a

يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾

اب خدا کے سوا اسکو کون راہ پر لا سکتا ہے تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ (۲۳)

covering? Then who will lead him after Allah (hath condemned him)? Will ye not then heed?

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ
نَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ
بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾

اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔ اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف ظن سے کام لیتے ہیں (۲۴)

24. And they say: There is naught but our life of the world; we die and we live, and naught destroyeth us save time; when they have no knowledge whatsoever of (all) that; they do but guess.

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ
حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی یہی حجت ہوتی ہے کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ (۲۵)

25. And when Our clear revelations are recited unto them, their only argument is that they say: Bring (back) our fathers then if ye are truthful.

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ
ع وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

کہہ دو کہ خدا ہی تم کو جان بخشتا ہے پھر (وہی) تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو قیامت کے روز جس (کے آنے) میں کچھ شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (۲۶)

26. Say (unto them, O Muhammad): Allah giveth life to you, then causeth you to die, then gathereth you unto the Day of Resurrection whereof there is no doubt. But most of mankind know not.

اسرار و معارف

اللہ نے یہ سارا نظام آسمانوں اور زمین کا بھی حق و انصاف پر بنایا ہے جس طرح اس کی تعمیر و تخلیق میں ہے ہر شے کو ایک حیثیت اور حق دیا گیا ہے اسی طرح سے اعمال کا بدلہ بھی یقیناً دیا جائے گا مثلاً جیسے کھانا کھانے کا نتیجہ ہے کہ بھوک ختم ہو جاتی ہے پھر اگر درست ہو تو صحت ہوتی ہے خراب ہو تو بیمار کر دیتا ہے اسی طرح ایک نتیجہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جائز وسائل سے حاصل کیا گیا تھا یا نہیں جس کا اظہار یقیناً قیامت کو ہوگا اور وہاں کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے گی۔ مگر ان کی مصیبت یہ کہ آپ دیکھیں انہوں نے اپنی خواہشِ نفس کو ہی اپنا معبود بنا رکھا ہے

خواہشِ نفس کو معبود بنا رکھا ہے

کوئی بھی شخص یہ نہیں کہتا کہ میں اپنی خواہشِ نفس کی عبادت کرتا ہوں مگر عبادت سے مراد اور حقیقتِ عبادت تو اطاعت ہے اگر اللہ کے مقابل کسی کی بھی اطاعت کی گئی تو اس کا معنی ہے اس کی عبادت کی گئی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض معبود خواہشِ نفس ہے۔ اللہ کریم اس سے بچنے کی توفیق دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ کریم توفیقِ ہدایت سلب کر لیتے ہیں اور آدمی جانتا بوجھتا غلط راستے پہ چل پڑتا ہے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے کہ

قربِ الٰہی یا اطاعتِ الٰہی کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی کان ہدایت کی اور حق کی بات سُننے سے بند ہو جاتے ہیں اور آنکھوں تک پر پردہ پڑجاتا ہے یہ اس گستاخی کی سزا ہے جو دُنیا میں ملتی ہے اور یہ ایسی خوفناک سزا ہے کہ جب اللہ ہی نے راستہ دیکھنے اور ہدایت پر چلنے کی توفیق سلب کرلی تو پھر ایسے لوگوں کے لیے کوئی بھی ہدایت کا سامان نہیں کرسکتا۔

گمراہی یا ثواب

جس طرح بعض اعمال کے نتیجے میں دل پر مہر ہو جاتی ہے کان اور آنکھیں حق سُننے یا دیکھنے سے محروم ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایک حال میں کہ جب کوئی اپنی خواہشات کی پیروی کرکے اسے درست سمجھنا شروع کردے اور احکامِ الٰہی اسے نامناسب یا دوسرے لفظوں میں غلط نظر آنے لگیں تو اس کی سزا یہ ہوتی ہے جو دنیا میں مل جاتی ہے اور آخرت کی تباہی اور دائمی جہنم کا سبب بنتی ہے صد افسوس کہ یہ مرض آج کل کے نام نہاد ترقی یافتہ طبقے میں پھیل رہا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کا ثواب یہ ہے کہ دل میں ایک کیفیت ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے جو مزید اطاعتِ الٰہی کی خواہش کہہ لیجیے اور مزید خلوص پیدا ہوتا ہے نیکی میں لذت محسوس ہوتی ہے اور گناہ سے نفرت بڑھتی ہے جو آخرت کے انعامات کا سبب بنتی ہے لہٰذا ہر آدمی کو اپنا ثواب ایک طرح سے جانچنا چاہیے۔ یہ تصور درست نہیں کہ ادھاری مزدوری ہے عبادت کا سارا ثواب آخرت میں ملے گا یہ بات سمجھنے کی ہے۔

ان سب باتوں کے بعد بھی یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ آخرت نہ ہوگی بلکہ یہی ہمارا مرنا جینا ہے اور یہ سب تو زمانے کا وقت کا اور گزرتے ہوئے وقت کی خصوصیات کا اثر ہے کہ انسانی قویٰ کمزور ہوتے ہوئے موت تک پہنچا دیتے ہیں۔

ؔ زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب — موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

لیکن کیا گزرتے وقت زمانے یا دہر میں یہ خصوصیات از خود پیدا ہوسکتی ہیں جبکہ عقلاً بھی ہر شے کا سبب تلاش کرتے ہو اور موت وحیات کا سبب دہر کو قرار دیا اگر ایسا بھی ہو تو دہر کو کس نے پیدا کیا کس نے یہ خصوصیات رکھ دیں اور اگر وہ اپنی ذات سے خود ہے سب کمالات اس کے ذاتی ہیں تو پھر وہی اللہ ہے جس کا نام تم نے اطاعت سے بچنے اور عظمت سے انکار کرنے کے لیے دہر اور زمانہ رکھ دیا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ زمانے کو بُرا بھلا

کہنے سے منع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ ہی کی صفات کا اس نام میں اقرار کر رکھا ہے اگرچہ دہر اسمائے الٰہی میں نہیں۔ اور اس نظریے پر ان کے پاس عقلی دلیل تو پہلے نہ تھی کوئی علمی دلیل بھی نہیں محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی واضح آیات اور عقلی و علمی دلائل پیش کیے جاتے ہیں تو لاجواب ہو کر کہنے لگتے ہیں کہ اگر آپ کی بات سچی ہے اور موت کے بعد حیات ہے تو ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے لائیں کتنی بودی بات ہے کہ دوبارہ دنیا میں آنے کی تو بات ہی نہیں ہو رہی اور اگر قیامت کی زندگی پہ شبہ ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو فرما دیجیے کہ اپنی تخلیق کو دیکھ لو جو قادرِ مطلق ایک قطرے سے پیدا کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے شہ زوروں کو موت دے دیتا ہے وہی تمہیں پھر سے پیدا کر کے میدانِ حشر میں جمع فرمائے گا جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں لیکن بہت سے لوگوں کو اس کی سمجھ ہی نہیں آتی۔

رکوع نمبر ۴ — آیات ۲۷ تا ۳۷ — الیہ یرد ۲۵/۲۰

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اُس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے ﴿۲۷﴾

27. And unto Allah belongeth the Sovereignty of the heavens and the earth; and on the Day when the Hour riseth, on that Day those who follow falsehood will be lost.

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۟ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا۔ (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائیگا ﴿۲۸﴾

28. And thou wilt see each nation crouching each nation summoned to its record. (And it will be said unto (them): This Day ye are requited what ye used to do.

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دیگی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے ﴿۲۹﴾

29. This Our Book pronounceth against you with truth. Lo! We have caused (all) that ye did to be recorded.

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے انکا پروردگار انہیں اپنی رحمت کے باغ میں داخل کریگا۔ یہی صریح کامیابی ہے ﴿۳۰﴾

30. Then, as for those who believed and did good works, their Lord will bring them in unto His mercy. That is the evident triumph.

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے ﴿۳۱﴾

31. And as for those who disbelieved (it will be said unto them): Were not Our revelations recited unto you? But ye were scornful and became a guilty folk.

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے ہم اسکو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا ﴿۳۲﴾

32. And when it was said: Lo! Allah's promise is the truth, and there is no doubt of the Hour's coming, ye said: We know not what the Hour is. We deem it naught but a conjecture, and we are by no means convinced.

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور انکے اعمال کی برائیاں اُن پر ظاہر ہو جائینگی اور جس (عذاب)
کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے وہ اُن کو آگھیرے گا ﴿٣٣﴾

33. And the evils of what they did will appear unto them, and that which they used to deride will befall them.

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾

اور کہا جائیگا کہ جسطرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسطرح آج
ہم تمہیں بھلا دینگے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ﴿٣٤﴾

34. And it will be said: This Day We forget you, even as ye forgot the meeting of this your Day; and your habitation is the Fire, and there is none to help you.

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا
يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾

یہ اسلئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور دُنیا کی
زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا سو آج یہ لوگ نہ
دوزخ سے نکالے جائینگے اور نہ انکی توبہ قبول کی جائیگی ﴿٣٥﴾

35. This forasmuch as ye made the revelations of Allah a jest, and the life of the world beguiled you. Therefor this day they come not forth from thence, nor can they make amends.

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾

پس خدا ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا
مالک اور زمین کا مالک اور تمام جہان کا پروردگار ہے ﴿٣٦﴾

36. Then praise be to Allah, Lord of the heavens and Lord of the earth, the Lord of the Worlds.

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع

اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کے لئے بڑائی ہے۔
اور وہ غالب (اور) دانا ہے ﴿٣٧﴾

37. And unto Him (alone) belongeth majesty in the heavens and the earth, and He is the Mighty, the Wise.

—o—

اسرار و معارف

بھلا یہ اس ذات کے لیے کیسے مشکل ہو سکتا ہے کیا مر کر کوئی کہاں کھو جائے گا کہ ارض و سما اور ساری کائنات تو اللہ ہی کی سلطنت ہے اور ذرے ذرے پہ اسی کا حکم چلتا ہے ہاں جس روز قیامت قائم ہو گی تو یہ انکار کرنے والے جان لیں گے کہ وہ کتنے بڑے نقصان سے دوچار ہوئے اس روز کسی کو سرکشی کی مجال نہ ہو گی بلکہ ہر فرقہ گھٹنوں کے بل گر کر حکم کا منتظر ہو گا اور ہر فرقے کو اس کا نامۂ اعمال دے کر اس کے مطابق طلب کیا جائے گا کہ آج جزا اور بدلے کا دن ہے آج تمہارے اعمال کا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔ اور یہ اعمالنامے ہمارے بنائے ہوئے دفاتر ہیں جو سچی سچی بات بیان کر رہے ہیں کہ دنیا میں تم جو کچھ بھی کرتے تھے ہم فرشتوں سے لکھواتے جاتے تھے۔ اب ان لوگوں کو جنہوں نے ایمان قبول کر کے اللہ کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ان کا پروردگار اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے گا یہی بہت بڑی کامیابی ہے کہ اللہ کی رحمت کو پا لیا جائے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم لوگوں کو ہماری آیات اور دلائل و احکام سنائے نہ جاتے تھے تب تم تکبر کا اظہار کرتے تھے اور اطاعت کی جگہ اکڑ دکھاتے تھے اور تم بہت بڑے گناہگار بن گئے جب تمہیں کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت یقیناً قائم ہو گی اس میں کوئی شک

نہیں تو تم کہا کرتے تھے ہم کسی ایسی بات کو نہیں جانتے یہ کوئی بات نہیں محض لوگوں کا خیال ہے اور ہمیں بھی سنتے سنانے سے وہم سا ہوتا ہے مگر اس بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا ان کے اس طرح کے سب اعمالِ بد سامنے آجائیں گے اور جس عذاب کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے وہ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس طرح دنیا میں تم نے ہمیں بھلا رکھا تھا آج ہم نے تمہیں بھلا دیا۔ بندہ تو آخرت کو اللہ کی بارگاہ میں پیشی کو اور خود اس کی ذاتِ کریم کو بھول سکتا ہے مگر اللہ کے علم میں تو ہر شے ہر وقت موجود لہٰذا جہاں ایسی صفت کا بیان آئے تو وہاں معنیٰ بعید مراد لیا جاتا ہے معنیٰ بعید سے مراد نتیجہ ہوتا ہے یعنی بھلانے کا

اللہ کا بھلا دینا

نتیجہ کہ پرواہ نہیں تم کہاں برباد ہوتے ہو جیسے کوئی چیز یاد ہی نہ رہے تو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ لہٰذا اب تمہارا انجام اور ہمیشہ کا گھر دوزخ ہے جہاں کوئی تمہاری مدد بھی نہ کر سکے گا۔ یہ تمہارے اس کردار کا نتیجہ ہے کہ تم نے اللہ کے احکام اور اس کی آیات کا مذاق اڑایا اور تمہیں دنیا کی زندگی اور عیش و آرام نے دھوکے میں رکھا تم سمجھے ہمیشہ یونہی عیش کرتے رہیں گے لہٰذا اب تمہیں نہ تو دوزخ سے نکالا جائے گا اور نہ ہی ایسے لوگوں سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔ وہ وقت گزر چکا۔ اور اب سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں زمینوں اور ساری کائنات کا کہ ہر ذرہ اپنی جگہ درست رکھا ہے اور ہر شے کو اس کی ضرورت اور عمل کے نتائج مہیا فرماتا ہے ارض و سما میں اسی کی بڑائی ہے اور وہ ہر شے پہ ہر آن غالب ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے کہ لوگ اس کی حکمت سے چند ے مہلت پا کر اس کی عظمت کو بھول رہے ہیں مگر نتیجہ تو سامنے آجائے گا۔